بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5؍اپریل 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں پہلا نام ہے حضرت خراش بن صمۃ انصاری کا۔ آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو جشم سے تھا۔ آپ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی۔ احد کے دن آپ کو دس زخم آئے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہر تیر اندازوں میں سے تھے۔ غزوہ بدر میں حضرت خراش نے ابو العاص کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اسیر بنایا تھا۔

دوسرے صحابی حضرت عبید بن تیہان ہیں۔ حضرت عبید ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور حضرت مسعود بن ربیع کے مابین مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ اپنے بھائی حضرت ابوالہیثم کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور آپ نے غزوہ احد میں شہادت پائی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت ابوھنہ مالک بن عمرو۔ ابوھنہ ان کی کنیت تھی مالک بن عمرو ان کا نام تھا۔ محمد بن عمر واقدی نے آپ کو شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عبداللہ بن زید بن ثعلبہ ہے۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی اور والد کا نام حضرت زید بن ثعلبہ تھا اور یہ بھی صحابی تھے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو جشم سے تھا۔ آپ بیعت عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ شامل ہوئے اور غزوہ بدر اور احد اور خندق اور دیگر غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ فتح مکہ کے وقت بنو حارث بن خزرج کا جھنڈا آپ کے پاس تھا۔ حضرت عبداللہ بن زید اسلام لانے سے قبل عربی لکھنا جانتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید وہ صحابی ہیں جن کو خواب میں اذان کے الفاظ بتائے گئے اور آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق آگاہ کیا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ ان الفاظ میں اذان دیں جو حضرت عبداللہ نے خواب میں دیکھتے تھے۔ یہ واقعہ مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد سن ایک ہجری کا ہے۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ حضرت ابوعمیر بن انس اپنے چچوں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچا کہ نماز کے لئے لوگوں کو کیسے جمع کیا جائے۔ آپ کو عرض کیا گیا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا نصب کر دیا جائے جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو اطلاع کر دیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تجویز پسند نہیں آئی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ سے نرسنگا کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے اس کو بھی پسند نہیں فرمایا کہ یہ یہود کا طریق ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ سے ناقوس کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا کہ وہ نصاری کا طریق ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر کی وجہ سے فکر مند تھے۔ آپ اپنے گھر آئے دعا کی تو کہتے ہیں ان کو خواب میں اذان دکھائی گئی۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو

دیکھا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا۔ میں نے اس سے پوچھا اے بندہ خدا تو اس ناقوس کو بیچے گا۔ اس نے کہا تو اس سے کیا کرے گا؟ میں نے کہا کہ ہم اس کے ذریعہ سے نماز کیلئے بلائیں گے۔ اس نے کہا تو کیا میں تمہیں وہ بات بتا دوں جو اس سے بہتر ہے میں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اس نے پھر اذان کے الفاظ دہرائے: اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان محمد رسول اللہ ۔ اشھد ان محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الفلاح۔ حی علی الفلاح۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔ حضور انور نے فرمایا: اس کا ترجمہ بھی پڑھ دیتا ہوں کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ چار دفعہ کہنا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یہ دو دفعہ کہنا ہے۔ پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہ بھی دو دفعہ ہے۔ پھر حی علی الصلوٰۃ نماز کی طرف آؤ۔ نماز کی طرف آؤ۔ حی علی الفلاح کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف آؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ دو دفعہ کہنا ہے پھر۔ لا الہ الا اللہ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

پھر کہتے ہیں کہ یہ الفاظ دہرانے کے بعد وہ شخص مجھ سے تھوڑا سا پیچھے ہٹا اور پھر کہا کہ جب تم نماز کھڑی کرو تو یہ کہا کرو پھر تکبیر کے الفاظ دہرائے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

کہتے ہیں صبح ہوئی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو میں نے دیکھا تھا بیان کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ چاہے تو یہ سچی خواب ہے۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو تم نے دیکھا تھا وہ بتاتے جاؤ۔ وہ ان الفاظ میں اذان دے دے۔ پس میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ میں ان کو بتاتا جاتا تھا اور وہ اس کے مطابق اذان دیتے جاتے تھے۔ راوی کا یہ بیان ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ اذان سنی تو وہ اپنے گھر میں تھے۔ وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور کہہ رہے تھے کہ اس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یا رسول اللہ میں نے وہی دیکھا جو اس نے دیکھا ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے الفاظ سنے تو فرمایا کہ اسی کے مطابق وحی بھی ہو چکی ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید جنہیں اذان رؤیا میں دکھائی گئی تھی انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا۔ اس پر آپ کے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ عبداللہ بن زید نے اپنا مال صدقہ کیا ہے اور وہ اس کے ذریعہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید کو بلا کر فرمایا کہ یقیناً اللہ نے تجھ سے تیرا صدقہ قبول کر لیا جو تو نے دیا البتہ اس کو میراث کے طور پر اپنے والدین کو لوٹا دے۔

ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید کو اپنے ناخن بطور تبرک عطا فرمائے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید کے بیٹے محمد نے بیان کیا کہ ان کے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ کے میدان میں منحر یعنی قربان گاہ میں قربانی کے وقت حاضر تھے اور آپ کے ہمراہ انصار میں سے ایک اور شخص بھی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں تقسیم کیں تو حضرت عبداللہ بن زید اور ان کے انصاری ساتھی کو کچھ نہ ملا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں اپنے بال اتروائے اور انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا پھر آپ نے اپنے ناخن کٹوائے اور وہ حضرت عبداللہ بن زید اور ان کے انصاری ساتھی کو عطا کر دیئے۔

علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید اپنے باغ میں کام کر رہے تھے کہ آپ کا بیٹا آپ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔اس پر آپ نے کہا کہ اللھم اذھب بصری حتی لا اری بعد حبیبی محمد احدا کہ اے اللہ تو میری نظر کو لے جا یہاں تک کہ میں اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نہ دیکھ پاؤں۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ کی نظر جاتی رہی اور آپ نابینا ہو گئے۔حضرت عبداللہ بن زید تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔آپ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت کے آخری دور میں 32 ھجری میں مدینہ میں ہوئی تھی جبکہ اس وقت ان کی عمر 64 سال تھی۔آپ کی نماز جنازہ حضرت عثمان نے پڑھائی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت معاذ بن عمرو بن جموح۔آپ کا تعلق بنوخزرج کی شاخ بنوسلمٰی سے تھا آپ بیعت عقبہ ثانیہ اور غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے تھے۔آپ کے والد حضرت عمرو بن جموح صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام ہند بنت عمرو تھا۔حضرت معاذ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے تھے لیکن ان کے والد عمرو بن جموح اپنے مشرکانہ عقائد پر بہت سختی سے قائم تھے۔سیرۃ ابن ہشام میں حضرت معاذ کے والد کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ درج ہے کہ جب بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہونے والے لوگ مدینہ واپس آئے تو انہوں نے اسلام کی خوب اشاعت کی۔ان کی قوم میں کچھ بزرگ ابھی تک اپنے شرکیہ دین پر قائم تھے۔ان میں سے ایک عمرو بن جموح بھی تھے۔عمرو بن جموح بنوسلمٰی کے سرداروں میں سے تھے۔انہوں نے اپنے گھر میں لکڑی کا ایک بت بنا کر رکھا ہوا تھا جسکی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔بعیت عقبہ ثانیہ کے بعد حضرت معاذ بن جبل اور حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رات کو عمرو بن جموح کے بت کدہ میں داخل ہو کر اس بت کو اٹھا کر لے آئے اور اسے بنوسلمٰی کے کوڑا کرکٹ کے گڑھے میں پھینک دیا۔جب صبح عمرو اٹھتے تو کہتے تمہارا برا ہوا کس نے رات کو ہمارے معبودوں سے دشمنی کی۔پھر اس کو ڈھونڈھنے نکل پڑتے یہاں تک کہ جب اسے پا لیتے تو اسے دھوتے اور صاف کرتے پھر کہتے کہ خدا کی قسم اگر میں یہ جان لوں کہ کس نے تیرے ساتھ ایسا کیا تو ضرور میں اسے رسوا کروں گا۔پھر جب رات ہوتی اور عمرو سو جاتے تو دوبارہ ان کے بیٹے وہی حرکت کرتے۔ایک رات انہوں نے اپنی تلوار اس کے گلے میں لٹکا دی اور کہا کہ اللہ کی قسم یقینا مجھے یہ تو نہیں معلوم کہ تیرے ساتھ ایسا کون کرتا ہے پس اگر تجھ میں کوئی طاقت ہے تو اس کو روک لے اور جب شام ہوئی اور عمرو سو گئے تو ان نوجوانوں نے اس بت سے دوبارہ وہی سلوک کیا۔صبح جب عمرو بن جموح اٹھے تو انہوں نے اس بت کو اس جگہ پر نہ پایا جہاں اسے رکھا جاتا تھا پس وہ اسے ڈھونڈھتے رہے یہاں تک کہ اس کنوئیں میں اوندھے منہ مردہ کتے کے ساتھ بندھا ہوا پایا۔جب انہوں نے یہ نظارہ دیکھا تو ان پر حقیقت کھل گئی اور ان کے قوم کے مسلمان لوگوں نے بھی انہیں اسلام کی تعلیم دی تو آپ خدا کی رحمت سے اسلام لے آئے۔

حضرت معاذ بن عمرو بن جموح ابوجہل کو قتل کرنے والوں میں بھی شامل تھے۔حضرت معاذ بن عمرو بن جموح اور حضرت معاذ بن افرا نے ابوجہل پر حملہ کر کے اسے قتل کیا تھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے ابوجہل کا سر قلم کیا تھا۔حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا کون دیکھے گا کہ ابوجہل کا کیا حال ہوا ہے۔حضرت ابن مسعود گئے اور جا کر دیکھا کہ اس کو افرا کے دونوں بیٹوں معاذ اور معوذ نے تلواروں سے مارا ہے کہ وہ مرنے کے قریب ہو گیا ہے۔حضرت ابن مسعود نے پوچھا کیا تم ابوجہل ہو ابوجہل کہنے لگا کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی شخص ہے جس کو تم نے مارا۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ابوجہل کے قاتلین کے متعلق اختلاف کا حل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بعض روایات میں ہے کہ افرا کے دو بیٹوں معوذ اور معاذ نے ابوجہل کو موت کے قریب پہنچا دیا بعد ازاں حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس کا سر تن سے جدا کیا تھا۔امام ابن حجر نے اس احتمال کا اظہار کیا ہے کہ معاذ بن عمرو اور معاذ بن افرا کے بعد معوذ بن افرا نے بھی ان پر وار کیا ہو گا اس لئے پہلی دو روایتوں میں ان دونوں بھائیوں کا بھی ذکر ملتا ہے دوسری روایت میں دو مختلف لوگوں کا ذکر ملتا ہے اور شرح فتح الباری میں لکھا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ تینوں ہی ہوں۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ابوجہل نے مرتے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ اُس یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا کہ میں ساری زندگی اس کا دشمن رہا اور آج اس وقت بھی میں اس کی دشمنی میں انتہا تک ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ابوجہل کا سر قلم کیا اور اس کا سر لے کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح میں اللہ کے نزدیک تمام نبیوں سے زیادہ معزز اور مکرم ہوں اور میری امت اللہ کے نزدیک باقی تمام امتوں سے زیادہ معزز اور مکرم ہے اسی طرح اس امت کا فرعون باقی تمام امتوں کے فراعین سے زیادہ سخت اور متشدد ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ کہ جب اسے غرقابی نے آلیا تو اس نے کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ جبکہ اس امت کا فرعون دشمنی اور کفر میں بہت بڑھ کر ہے۔ اس کے علاوہ روایات میں یہ بھی ہے کہ ابوجہل کا سر دیکھنے پر فرمایا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ الذی لا الہ الا ھو کہ اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ فرمایا الحمد للہ الذی اعز الاسلام واھلہ کہ ہر قسم کی تعریف کا مستحق اللہ ہے جس نے اسلام اور اس کے ماننے والوں کو عزت دی۔ اسی طرح یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً ہر امت کا ایک فرعون ہوتا ہے اور اس امت کا فرعون ابوجہل تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بہت ہی برے انداز میں قتل کروایا۔

حضرت معاذ بن عمرو بن جموح کی وفات حضرت عثمان کے دور میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے آپ کا جنازہ پڑھا اور آپ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاذ بن عمرو بن جموح کیا ہی اچھا شخص ہے۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کی محبت میں ڈوب کر ان کی رضا کو حاصل کرنے والے بنے۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم ملک سلطان ہارون خان صاحب کا ہے جن کی 27 مارچ کو اسلام آباد میں وفات ہوئی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے بیٹے بڑے بیٹے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے داماد بھی ہیں۔ ان کے والد کا نام کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب تھا جنہوں نے 23 سال کی عمر میں 1923ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ ان کی بہن راشدہ سیال صاحبہ کہتی ہیں کہ سلطان ہارون خان میرا بھائی بہت خوبیوں کا مالک تھا۔ احمدیت کیلئے انتہائی غیرت رکھنے والا خلافت کے لئے جان قربان کرنے والا دوستوں کا سچا دوست اور دشمنوں پر بھاری۔ غرباء اور مساکین کا سہارا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی نیکیوں پر قائم فرمائے اور جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 5th - April - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB